
1931
LUCKNOW
OUDH PUNCH
कीमत पेशगी
सालाना ५
छमाही ३
तिमाही २
1931
M.B. KHAN ARTIST LUCKNOW

توجہ شریف ہے

(۱) اودھ پنچ میں ہرقلی کی خبریں نہیں ہوتیں۔ نہ اس میں مخالف تحریریں ہوتے ہیں۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے اور نہ مضامین کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحک طور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں گر یہیں اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور مسروقات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حرکی کی ہی تحریریاں پڑھنا چاہیئے کہ گویو خرچ میں فرق ہے بلکہ افادات کی جدت۔ ورنے کی افادیت پیرائے و رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج و اشکالات و بنیادی اصطلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر غور کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے عرصے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیئے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچہ کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کا زر خریداری روپیہ بھیجکر آپ مستقل خریدار کی کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ نہ ایک نمبر نہ سلامت۔ ہندوستان بھر کا ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مدارس اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں نہ جیب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا فضول تیت ہے۔

(۶) یہ توہم کر نہیں سکتے کہ وہ ایک صاحب ڈاک میں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کال کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تقاضے پر بھی پرچہ نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا ایسا تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ حکم طلبی اور درستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا آئندہ جو خریداری منظور ہو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب لکھنا چاہیئے جسکی وہ انکی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر سے ہونی چاہیئے مشتہرین خود اپنی ذمہ داری کے جواب دہ ہونگے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی اصلاح کل پالیسی کے مطابق نہ ہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک اُن میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریداری میں اپنی خط و کتابت اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے جو کہ اُن کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۹ نمبر ۱۱

مضامین ...

۲۸ مارچ ۱۹۳۶ء

منظوم خط بنام لارڈ ارون

یہ کیا ہنگامہ ہے دل اہل شہر کے ہلتے ہیں
الٰہی کس کے فریادی فغاں سے نکلتے ہیں

سنو صاحب!

گھر کے کام دھندے سے فراغت ہی نہیں ہوتی جو خط خطوط لکھنے کی فرصت ملے۔ لکھوں تو کیا لکھوں جب تمہارا یہ حال ہے کہ

یاں لب پہ لاکھ لاکھ سخن اضطراب میں
واں ایک خامشی تری سب کے جواب میں

میں کہتی رہی تم بات سن کے ٹالتے رہے۔ سچ کہا ہے انگریز بڑے بے مروت ہوتے ہیں ان کی آنکھوں میں سیل نہیں ہوتی۔ خیر تم جواب نہ دو۔ مجھے اس کی پروا نہیں۔ اے ہاں جب مجھے اپنے نواب کی پروا نہیں تو اور کوئی کیا مال ہے۔ مگر عادت سے مجبور ہوں کہنے کی۔ صدقے جاؤں اپنے اللہ کے جس نے زبان دی ہے۔

طرح دیا ہے۔ بڑی خوبی ہے۔ آج اتنا بھی خبر ہو کر تو آپ سنتی اور بکری کی بات موتیوں میں تولنے کے قابل ہوتی ہے اس کی بات کو وقار تمام ہندوستان مانتا ہے جو کہہ دیتی ہیں وہی ہوتا ہے۔ میں نے ہمیشہ شیخ سعدی کے اس قول پر عمل کیا ہے۔

چو می بینی کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینی گناہ است

جب تم یہاں نئے نئے آئے تھے تو میں نے ہندوستان کا دل سینے سے نکال کے تمہارے سامنے اس لیے رکھ دیا تھا کہ تم ہوا بھی اپنے ہندوستان کی حالت ہے دگرگوں اگر خوشامدیوں کے چنگل میں پھنس کے چال چل کے تو ملک کی خدا جانے کیا گت ہو جائے اور لوگ مجھے طعنے دیں کہ دیکھو اتنی بڑی حماقت ہو گئی منہ میں گھنگنیاں بھرے بیٹھی رہیں صلاح کی؟ نہ بھائی۔ ارے تم کیا جانو۔ یہ ہے ہندوستان آدمی کو کتنا بنا لینا ہندوستانیوں کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ جب یہ ہاتھ دھو کے کسی کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو اسے بھگا دیتے ہیں بیچارے کی زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔ حکایت سنو۔

ایک تھے میاں سپاہی ان کی تلوار چوری گئی لوگ تلوار کا پرسا دینے آئے ایک آیا اس نے کہا حضرت میں نے سنا آپ کی شمشیر آبدار چوری ہو گئی۔ واللہ بڑا صدمہ ہوا خصوصاً اس وجہ سے کہ تلوار سپاہی کی دلہن ہوتی ہے اور تادم مرگ اسکا ساتھ دیتی ہے۔ مردان عالم کے واسطے خوب مرنے کا مقام ہے کہ ساتھ دینے والی چوروں کے قبضے میں چلی جائے۔ آخر تھی کہاں جو چوروں کے ہتھے چڑھ گئی؟ بیچارے میاں سپاہی گردن جھکا کے بولے کیا عرض کروں۔ سوتا تھا شمشیر سرہانے رکھ لی تھی۔ جواب سنتے ہی ہمدرد صاحب نے تڑ سے اعتراض جڑ دیا۔ بھائی صاحب میں تو سمجھا تھا کہ آپ تجربہ کار سپاہی ہیں مگر معلوم ہوا کہ بالکل نو سیکھے (نو آموز) ہیں بھلا شمشیر کی جگہ پہلو ہے یا سرہانے؟ غضب خدا کا۔ کوئی تلوار سرہانے رکھ کے سوتا ہے؟

یہ صاحب تشریف لیگئے تو دوسرے وارد ہوئے۔ بولے خاں صاحب میں نے سنا کہ آپ کی تلوار چوری گئی۔ آپ کی سپاہ گری کے متعلق یوں ہی ذرا کم اعتبار تھا اور اب تو دشمن ہی سمجھیں کہ کر لیجئے ہاتھ دھو کے چھین لی ہو گی میاں باتیں بناتے ہیں۔ بھلا سپاہی کی تلوار بھی کبھی چوری جاتی ہے مثل مشہور ہے دیا سر نہیں یا سر ہی نہیں۔ یہ دیکھیے حضرت کی تلوار ہے باوجود بہتیں گزر گئیں آج تک اپنا محسن جد چلی آتی ہے حضرت کے آبا و اجداد حضرت خالد ابن ولید سپہ سالار لشکر اسلام کے رفقا میں سے تھے ہزاروں کافروں کا خون بہا چکی ہے۔ نہ خواستہ آپ کی جگہ میں ہوتا اور



مگر جو باقی تھو وہ شرمندہ کھا تا ہے اچھا تو کیا اور شاوار تلوار تھی کہاں؟

نسیم بولا۔ رو کر بولا یہاں سپاہی کو رشوت دی جا سکتی ہے حضرت سپاہیوں کی تلوار میان میں رہتی ہے ہیں واقعی گرفت لیتا تھا کی خود تلوار میں رکھ لی تھی۔ دوست نے سمجھ کر دہیں دیکھی آپ کی عقل۔ وہ بے بجائے تلوار کے بائیں طرف رکھتا ہے سپاہی صاحب آدمی تھے مجھ سے آشنا۔ وہ ہنسے تھے جانتا ہے کیا کرو کوئی آیا۔ اپنا اجر جس بات کو سپاہی صاحب دوستوں نے سمجھ لی کی ہوؤں سے بچنے کے لیے زبان کے جیتے رہے اور تلوار کی جگہ ہے جیسے کوئی چیز باقی ہو یہی تو ہم نے کہا کہ حضرت تلوار میں زبان ہی کھلی تھی۔ دلاور صاحب اس کو دنیا کی بہت دھری سمجھتا تھا کہ اب تو تھیلیاں ہیں کا جواب سن کر خاموش رہ جائیں گے۔ مگر وہ بھی سننے والے نے یہاں بھی

تو ایسی حالت میں کیا جو لوگ وہ حکومت عیاں کو کیا ہم تو ظاہر میں تلوار رکھتا ہے شاید جب باہر نکلا۔ ایسے سپاہی ہو کر تلوار رشتہ کا نام چھوڑ دیا کیا اور تمہیں خیر ہوئی۔

زاہد صاحب بہ کمال اطمینان شمالی بیچ تم کو نہیں معلوم ہے۔ مگر جو تازہ ولایت لوگوں کی خوراک سے ناواقف تم اس طرح جیسے تیغ شمال کے ملک پر جنگ کا فیصلہ ہوا تو کیا اس معاملے میں تم سے کیا چوک ہوئی:

وہ کہ خدا ہی تو معلوم ہو کہ سوا جنگ کے بجز مجرم تھا یہ ہیں جو کچھ ہو سامنا ہے وہ سب ہے کہ پولیس نے ایک سلسلہ گواہی کا تیار کیا تمہارے مقدمے میں۔ حاکموں نے تسلیم کر کے سزا دی۔ نجات سے کہ تمہاری پولیس نے جو گواہ تم سے بری ہونے کا موقع دیا۔

میں خوب جانتی ہوں کہ اگر لوگوں کی عام خواہش کے بموجب ایک ایسے مجرم کی سزا کو بدل دیتے تجھ کو

کسی گروہ سے جو عہدہ والے کے خون بہانے والا ہو تو ولایت والے تمہیں نکو بنا کے رہیں اور اپنی طرح تمہیں بھی حوالہ کر دے جانے کے بارے میں طرح طرح کے سزا و ملکوکا اور تمہیں بنا کے سپاہی کہتا۔ تم ولایت والوں کی چوٹ بچا گئے اور تم نے خیال کیا کہ ہندوستانی اپنے جیل میں مارا جاتے اور گھر بناتے ہیں تو بنا کر رہیں جیسا کہ ان کے ساتھ زندگی نہیں بسر کرتی ہے جو اس کی پرواہ کرتی ہے یہ خیال صحیح ہے مگر اس کا نتیجہ اس کی خواہ کے موافق نہیں جو بولنے کی بے اعتدالی ہونے کے لحاظ سے ایک عہدہ کی صورت میں جیل میں امید کے بالکل خلاف ہے جو بجز حق کہلانے کے بعد ولایت والا پیدا ہوا۔ اس کا نتیجہ بالکل برعکس ہے جس کا ظہور کانا سی جی کی اور بھاری ذات کے لیے ہوا۔ خیر تم تو ایک بیرونی شخص ہو آج ہو کل چلے جاؤ گے مگر اتنی سی بات مان کے گاندھی جی کے حق میں بھی تم نے اچھا سلوک نہیں کیا

برانچ مینا آباد

اگر آپ کو

تمباکو خوردنی کا شوق ہے تو ضرور جدید فہرست ۱۹۳۱ء معہ
نمونہ تمباکو خوردنی پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیے

مشتہر مقتدا خاں آفتاب خاں تاجر تمباکو لکھنؤ

برانچ کلکتہ

ایک کشمیر کے تحفے

[illegible]

ایک دن ۔۔۔ [illegible]

نیا گل بنفشہ تحفہ آیا ہے حکیم وید پنساری عطار ہر قسم بنفشہ سب مال کا تھوک نرخ منگوا کر

آزمائیے

المشتہر

[illegible]

لیست خانقاہ شیخ الاسلام حسین صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ

[illegible]

مرسلات — مقتدا خاں آفتاب خاں

مسلمان سمجھ گئے ہیں کہ گاندھی جی شرارت کے پتلے ہیں ہر گز یہ شخص اپنی شخصیت کے اعتبار سے احترام کے قابل ہے مگر اپنی عقل کے اعتبار سے بالکل ناقابل اعتبار۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دھوکا سمجھا گیا۔ بعض کا قول ہے کہ نیک ہمیشہ دھوکے میں آ جاتے ہیں نیکی کی افراط بھی ویسی ہی مضر ہوتی ہے جیسی کہ اصلی قلت۔ بفرض تک میں یہ اعلان ہو گا کہ بڑے میاں کو مطلق عقل نہیں ان سے کہو کہ گوشے میں بیٹھ کے چرخا کاتیں اور ال ہلائیں۔ دنیا کے انقلابات کی تاریخ دیکھتے ہوئے مجھے تو اب گاندھی جی کی جان کے لالے پڑ گئے۔ کیا عجب کہ مسلمہ انقلابی انہیں اپنی راہ کا کانٹا سمجھنے لگے ہیں کیا عجب ہے کہ وہ اپنی راہ سے کانٹا صاف کرنے کی فکر میں ہوں۔ کوئی شک نہیں کہ گاندھی جی کی ذات ہماری حکومت کے لئے بہت مفید ہے۔ وہ خونریزی اور فساد سے نفرت کرتے ہیں اگر وہ بیچ میں نوجوانوں کو روکتے تو ہر آباد شہر یا قصبے میں خون کی ندیاں بہتی نظر آتیں۔ انکی طرف سے کوشش ہوتی کہ حکومت معطل ہو جائے۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی رہے۔ علامت آخر انہیں امن پسند والی سو پولیس والا ہے وہ کیوں ناک پر مکھی بیٹھنے کی روادار ہوتی لنگری کے جواب میں گولیاں سر کرتی۔ چلئے خونریزی کا دروازہ کھل جاتا۔ میں کہتی ہوں کہ اگر گاندھی کی جان پر آن پہنچی تو ان کے لواحقین کی ساری ناچ گا۔ رضا مندوں کی نگاہ میں مقتبس شیخ و دو اشخاص عاشقوں کی منزلیں طے ہو جائیں۔ بچوں کے ذہن یا خوشنودی یا مسٹر گاندھی کی طرح کھٹک ہے تو

گاندھی جی بھلا کیونکر ان احساس یافتہ نوجوانوں کے کلیجے کی ٹھنڈک بن سکتے ہیں۔ اور بیشک فلاں شہر میاں کی ساعت کر لیجئے۔ تقاریں جو خطبے اور ہر کتب روتحیوں سے اگر کوئی چیز مولانا ہو کسی نسخہ پر تو وہ خود اس چیز کے وجود میں نفوذ کرتی ہے نہ داخل ہوتی ہے۔ مگر تعجب میں ہیں خود ہی سے کہ وہ سالت گاندھی جی کی ذات ہے اور وہ خارج۔ اہمیت غیر موثر ہے پس گاندھی کے مسلک یا خدا کی مشیت سے یہیں دور ہونے کی حالت میں خواہ ان نوجوانوں کی خونریزی اور انتقامی کوشش خود مختار حکومت ہندوستان کو دلوائے یا نہ دلوائے لیکن فساد کی گرم بازاری یقینی ہے۔ اسے بے گھوڑی بھولی ہوئی منطق پھر یاد آ گئی

ان نوجوں کیا کہتی تھی۔ اے توبہ۔ کیا بھول ہے بلکہ یہ کہتی تھی کہ گاندھی جی کی مخالفت کیا طوفان عنقریب برپا ہونے والا ہے۔ ظلم و جبر کے ساتھ قربانی بیباب لوگوں کا اعتقاد باقی نہیں رہا۔ آج گاندھی کا طوطی بول رہا ہے لیکن ہمیشہ کسی کی رتی زوروں پر نہیں رہتی۔ مجھے بہت ذاتی تجربہ ہے۔ اسے عرصے گیا کہ وہ ہے نواب منلق الدین خاں یعنی میرے بڑے کے ابا پر سے کے ید قطرے میں آگ کا ابر کی جگہ جب شروع شروع میں انھوں نے ایک نوجوان لیس الفو جو کری ہے۔ بشنہ جوا تو اللہ تیری پناہ۔ حسن کی نے وہ زور باندھا کہ میاں بالکل جورو کی ناک ہو گئے رہ گئے جب وہ وڑنے اسی طرف خوبانیں میرے ہیلی کا آنا جانا موقوف ہو گیا خیر مجھ بالکل بند

اگر وہ اپنے حکموں کی فہرست زیادہ لمبی نہ بناتی تو جاتی مگر اس مردار نے تو بھی کے تئیں نیا حکم دینا شروع کیا آخر کب تک حکم چلتا۔ پھر حکم بھی قاعدے ٹھکانے کا نہیں۔ ادھر نہ دیکھو میری ہی طرف دیکھتے رہو۔ دیکھو خبردار جو گھر سے قدم باہر نکالا۔ کچہری میں کوئی ہی دیر ہے تو لاتے تم میرے ساتھ گھر میں بیٹھ کے آنکھ موچی دھپ کھیلو۔ یا آگئی۔ کیا نواب اپنے دل اور ہاتھ پاؤں کے مالک ہی نہ رہے۔ خیر کچھ دن تک یہ حال پھر جو تیہا لیکی تو اشرف سے بندہ کے۔ اب جو وہ تبدیلی کتنی ہے اسکی بلندی ہی ہوتی ہے وہ کتنی ہے دن قریب گئے ہیں رات۔ وہ کے دروازہ مضبوط تو کہیں بالکل کھل گیا۔ بھلا جب میاں بی بی کے رشتے میں اس قسم کی مروجہ ہے تو سمجھ سکی کہ گاندھی جیسی خود سر کی جانوں میں اندھا دھند اطاعت کا سلسلہ کس طرح قائم رہے گا۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو یہی نمبر ہے سہانی تقریر کتنی مرتبہ حکومت ملک کر قائم چکا ہے اور ہر بار جن لوگوں کے مزاج میں گرمی زیادہ ہے تو گاندھی کے

ہمت کا نیا دور

اب ہمت دو روپیہ ماہوار ... اخبار ... بڑے آٹھ صفحے ... کمائی چھپائی ... زیادہ ... اور ... مضامین کے متعلق ... مضامین ہمت کے ... میں ... بڑے بڑے ... علم ... کر چکے ہیں۔ ایک نئی چیز اور اضافہ کی گئی ہے اور وہ بھی زیادہ دلچسپ ہے وہ کیا ہے؟

انقلاب میں ہم نہیں بتا سکتے اب سب آپ دیکھئے گا۔

جب مجھ کو معلوم ہو گا جو ہم دیکھتا ہوں ... ہے کہ انگ اسلامیہ سے مراسلات کا خاص اہتمام کیا جا رہا ہے غرض کہ اب ہمت میں وہ سب کچھ ہو گا جو کسی روزانہ اخبار کے لئے ضرورت ہے۔

قیمت سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	قیمت فی پرچہ
عہ	عہ	عہ	

نمونہ مفت

منیجر اخبار ہمت لکھنؤ

اس نقل پر عدالت میں چکے ہیں جیسی اور بیبی کے جو پہلو آج بھی کچھ گاندھی کی تہذیب پر عدالت کلکتہ سے جارہے ہیں۔ نقل کرنے کرنے آدمی مشتعل ہوجاتی ہے سیکڑوں آدمیوں کے بچے ہونے کی علت بھی ہے کہ انھوں نے کسی دکسی بچنے کی نقل کی تھی آج کچھ وہی عادت طبیعت میں داخل ہوگئی ہے۔ ان کلکتہ کی نقل بھی لوگوں نے شروع کردی ہے بمبئی سے یہ عادت دوسرے صوبوں میں بھی ضرور پہونچے گی گاندھی کے وقار کو اس سے دھکا پہونچے گا۔ گاندھی اس وقت بطور ایک سپر کے حکومت کے ہاتھ میں ہیں تم بھی جاؤ تو سمجھ دہی جیسی گاندھی کی بات جاتی رہی اسکا قول سماعت کے قابل نہ رہا لہٰذا اگر کسی اور شخص کی طرح کے نوجوان نے صاحب کو بھی دیر کا غذ دکھادیا تو پھر کیا ہوتا! اے ہے وطن سے مجھے خدا نے عورت ذات بنا دیا ہے ورنہ ان خیالوں سے اُٹھا جاتا ہے تمھارے واسطے لازم تھا کہ تم بھگت سنگھ کو کالے پانی ہی میں بھیجی گورنر ندر بچتے

تندرست مستورات اور گھرانہ کا سکھ

مستورات ایام ماہواری کی بے قاعدگی کی زیادتی یا بند ہوجانے سے اکثر مرض میں ہیں شدت کا درد ... ہتھیلیوں کا جلنا بے ہوشی کا دورہ اور شیرہ میں ... رطوبت جاری ہونا سر چکرانا بھی ... کمزوری ... مخفی ہوں ... شکایات میں مبتلا ہوکر اپنی صحت خراب کرتی ہیں اور اپنے بال بچوں کی دیکھ بھال اور امور خانہ داری کے انتظام کرنے کو ناکام رہ جاتی ہیں۔

جیتے لون یا اکسیر تارا

ایسی مریضہ کیلئے نہایت تیر بہدف دوا ثابت ہوچکی ہے اور روزانہ صدہا مستورات استعمال کرکے ہی ایں حت و تندرستی ... کے ساتھ شیرنی و دوائیں فروشوں سے خرید کریں!

ذیل عام اسٹاکسٹ: ...

سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی ...

ایس خلیفہ اینڈ کمپنی پوسٹ باکس ... کلکتہ

... سوداگر ... میڈیکل ہال ...

گورنمنٹ خاص (میرا دواخانہ) ... رنگون

... مفت نمونہ ...

(فرمائش کے وقت اپنا پتہ صحیح ...)

غور کے قابل یہ بات ہے کہ اس قانونی خونریزی کا عنوان سے کون سی زبان بھی ہے؟ کوئی نہیں!

گاندھی جی کہتے ہیں کہ وہ تھا بڑا بہادر محب وطن بار وقتل میں تم اسکی تقلید نہ کرو مگر اسکا تناقض ہے وطن قابل تقلید ہے۔ آزادی خونریزی سے نہ ملیگی جواہر لال نہرو کہتے ہیں کہ صلح کی گفتگو جب ہوگی تو بھگت سنگھ کی پھانسی حائل ہوگی ہمارے پیش نظر ہوگی سردار ولبھ بھائی پٹیل چار روز کے ہو گئے ہیں آنسو بہاکے معاملہ ختم کردیتے ہیں۔ ڈاکٹر انصاری بھی ملے ہوا اقتباس قوم کے جھانسہ کو سردآہ کی ٹھنڈک سے بجھا کے آگ سے پانی بنانے کا تجربہ کرتے اور کہتے ہیں حکومت سنگدل ہے جس کا تجربہ سارا دل بھیجا پہونچا بھیجا۔

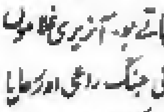
ان کا نیاں پن کیا تو جناب پنڈت مالوی صاحب آپ ہیں۔ واقعی عجب چیز ایک چپ میں سارا ہے آپ نے ٹال دی۔ ... نہ کچھ بولے حکومت کو آپ سے شکایت نہیں ہوسکتی۔ یہ کہ سکوت خوشی کی تفسیر بن سکتا ہے عوام آپ سے جو سوال نہیں کرسکتے اسکی وجہ یہ ہے کہ

مرا دروئیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

کی علت بھی سکوت سے مراد لی جا سکتی ہے۔ جیسے طبیب مثلاً جیسے ملا طبیب۔ جیش ... جیش ... خیر مالوی تو پرانے چکنے گھڑے ہیں انھیں جانے دو مولانا شوکت علی ... کو دیکھو جنھوں نے بحث کی پروا کیے بغیر بھگت سنگھ کے

غم بچہ اں تاکی کو ہوا۔

میں خیر خواہی کی راہ سے تمھیں خبردار کرتی ہوں کہ بھگت سنگھ کوئی مشہور آدمی نہ تھا۔ اسکی شہرت کا پہلا ذریعہ اسمبلی کا بم ہوا اور دوسرا ذریعہ ... کا ... یاد دس میں اسے پھانسی دی گئی۔ چونکہ بھگت سنگھ سے درحقیقت ناک سزا کا حال سن کے بھی اسے وطن یا محبت ظاہر کرتا ہے وہ اگر قتل سے نہیں تو قول سے ضرور بھگت سنگھ کے ہم خیال گروہ کی تائید کرتا اور حوصلہ بڑھاتا ہے۔ اگر سزا بدل دی جاتی تو ... سہارا ہی پر تمھاری ہمدردی کی شہرت غائب ہوجاتی تمھارے بعض لوگ تمھارا اعتبار کرکے گاندھی جی کی تعریف کرتے کہ وہ جب ایک بیچ خیال نوجوان کی جان بچانے میں کامیاب ہوئے تو ملک بھر کی جان اس شکنجے سے بچانے میں بھی کامیاب ہوجائینگے جس نے لوگوں کو جان دینے پر آمادہ کردیا ہے۔ لاٹ صاحب! تم جاتے ہو اور تمھاری جگہ کوئی نیا صاحب آئے گا۔ یہ کوئی نہیں کہ سکتا کہ اسکی قسمت میں نیکنامی لکھی ہے یا بدنامی مگر ظاہرا تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم اسکے واسطے کوئی عہدہ اور پیارا درخت نہیں چھوڑے جاتے ہو۔ آنریری غلط ملحا کی بدولت ہندو مسلمان کی جنگ راجی اور رعایا کی عارضی صلح ہوتے ہی زور پکڑ رہی ہے۔ اور اگر یہ غلام سلامت ہیں تو ابھی اور بہت کچھ ہوگا جسکے خیال ہی سے دم گھبراتا ہے۔ نیشنل کانگریس میں ہاتو ڈھاک کے تین پات والا مضمون ہوگا یا پھر وہی صورت ہوگی جو ہندوں کی ہر کلمہ کی کانفرنس



اوٹوول بہار ربے ٹو

سیکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں عورتوں کی دلکش بہتی ہنسی بالکل مخالف خوشبو سے بھرا ہوا بادشاہی سینٹ

آپ نے نہیں استعمال کیا ہے تو آج ہی استعمال کریں اس کیحد ... قطرے اپنے رومال یا کپڑے پر لگانے سے طبیعت بشاش ہوجاتی ہے ... خوشبو ... استعمال ... (بارہ کوڑ ... ہر خوردہ فروش کے علاوہ)

صرف ... کا ٹکٹ آنے سے نمونہ شیشی مفت روانہ کی جاتی ہے

پتہ صاف: ... انگلو انڈین ورکس اینڈ کیمیکل کمپنی جامع مسجد بمبئی نمبر ۳

(بائیں حاشیے میں کٹی ہوئی تحریر:) توضیح ... عدالت ... ضلع ... مقدمہ ... ضلع ... عدالت ... ۳ یوم ... کی تفصیل ... مقدمہ کے بارے ... اراضی ... جاری ہو ... صرف ... نمبر ... سرعدالت



الٹی گھوڑیاں ہیں

پولیٹیکل چوگان بازی

گوئے بازی ہیں ڈھلکتے ہیں ادھر اور ادھر

(ہندوستان گنا سے گڑگڑا مخالفت کی گلی میں کھو جائے گا)


خاصۃ العنبر
موتیا
چمپا
تازہ پھولوں کی نکہت والے پائیدار خوشبو کے عطر
اصغر علی محمد علی عطر سازان لکھنؤ سے
طلب کیجئے

یہاں تمام اختیار کی تھی اپنی اپنے مطلب کے چند آدمی پکڑ لئے اور بحکمی سے حل کر دیا۔ بجز کتاب کہ کوئی ترکیب چلنے والی نہیں۔ فساد کے بجرت ہراول انتظام کرتے نظر آتے ہیں۔ باقی آئندہ۔

راقم

حکومت اور رعایا کی خیرخواہ
منظق آرا بیگم

پنچ مل خدا خدا مل پنچ

اللہ میاں سے بات چیت

توراۃ مقدسہ کے سفر استثنا آ را میں آخری پیغمبر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ ויאמר יהוה אלי
הטיבו אשר דברו
נביא אקים להם
מקרב אחיהם
כמוך ונתתי דב
רי בפיו.......

دیکھو مدیر کیواڈالاڈی عیسیٰ

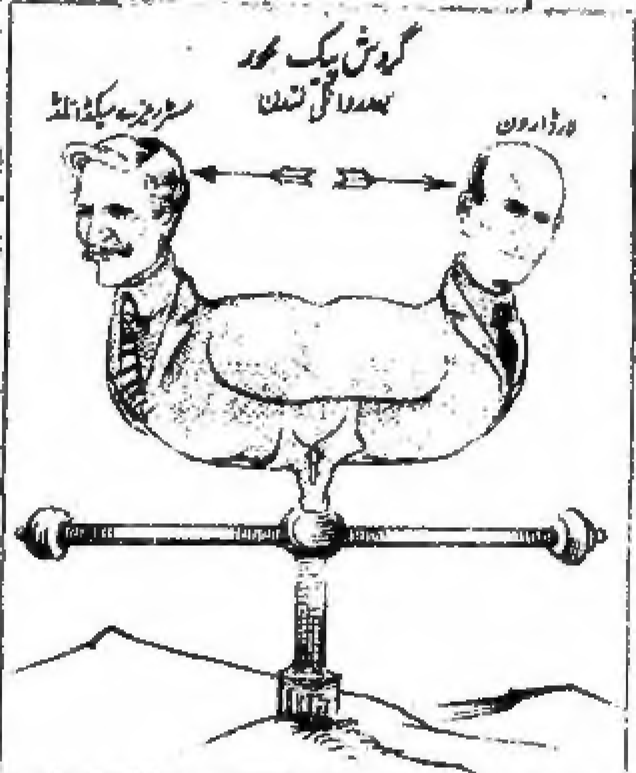
تشپیرہ برونائی اقیم لاھم مقرباجیھم کوخا ونافق دبیاری بلیوعازوامر اشفادی الطیب الڈی دبرینیا فیم فمصحن بین اخوتھم کماڈہ (کتفاٹ) ونافی کلامی بغیہ (الاوم) موسیٰ نبی سے خدا نے کہا کہ بنی اسرائیل کے

بھائیوں میں سے ایک نبی کو میں تیرے مثل قائم کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں دوں گا۔ یہ آیت بڑی ہے جس میں پانچ امر ایسے ہیں جو کسی دوسرے نبی میں پائے نہیں جاتے صرف آخری پیغمبر میں جمع ہو گئے ہیں۔ (۱) اس نبی کا بنی

بنی اسرائیل سے ہونا (۲) موسیٰ سے مشابہت۔ (۳) خدا کے کلام کا انکی زبان سے ظاہر ہونا (۴) بسم اللہ کہہ کے تبلیغ کرنا (۵) خدا سے سرکشی کرنے والوں کو سزا دینا۔

دنیا والوں کو بشارت ہو کہ دکن کے میر شمس الدین علی منصف تعلقہ اندول نے آخری نبی سے کچھ زیادہ ترقی فرمائی یعنی آپ سے اور آپ کے خدا سے اسطرح دو بدو باتیں ہوتی ہیں جیسے دو لنگوٹیا دوستوں میں ہوا کرتی ہیں چنانچہ ہمارے پاس ایک چھپا ہوا رسالہ بنام "مکاشفہ" پہونچا ہے اس رسالہ میں میر صاحب نے دعویٰ کیا ہے کہ انہیں اختلام سے تو بہ الہام ہوتا ہے پیغمبر عربی پر اگلے کلام خداوندی کے وقت غش اور ظاہری بے خبری کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ میر صاحب اس سے بھی مستثنےٰ ہیں فرماتے ہیں کہ "۱۰ اولقعدہ میں (ضدا علم کس سال کے عید کو) الہام کا سلسلہ دو دورہ یا معمول یا الہوالہامی کے طلاقات) بے دریے شروع ہو گیا"

بس اب اللہ رے بندہ نے جب چاہا نیچے اللہ میاں کو مصاحب کی خدمت سپرد کر دی جو اپنی چھاؤنی نوٹ سے مل گیا۔ کہیں پر تکلفات برتا کہ اور کبھی بالکل بے تکلفی ڈنکا رہے ہیں اللہ میاں نے اپنی تمام بڑی بڑی عادتیں چھوڑ دیں۔



ابھی یہیں تک وہ جناب نے لکھا تھا کہ جناب
... صاحب ... کی ... حضرت کی اطلاع کو

... آئندہ ... مضمون انشاء اللہ
ناظرین ... بڑے ... کے ... ہیں۔

المختصرات

نظارہ لکھنؤ کا عید نمبر دیکھا۔ عزیز محترم سید ظفر عباس ایک نوجوان ایڈیٹر ہیں اپنی انتہائی کوشش انھوں نے اس نمبر کے دلچسپ بنانے میں صرف کی۔ تصویریں بھی اچھی ہیں مضمون بھی اچھے ہیں لکھائی چھپائی وغیرہ بھی۔ منیجر نظارہ کو ڈسٹرکٹ لکھنؤ سے تعزیت ... کے رہ گئے۔

صوبہ اودھ کے فساد نے سینگ نکالا۔ مرزاپور بنارس آگرہ کے بعد کانپور کا نمبر ... ہوا ہے۔ وہ وقت گزر گیا جب غیر مسلح نہتا ... مردوں عورتوں بچوں کی گرفتاری محض اندیشۂ فساد و خوف نقض امن کے وہم میں ضروری خیال کی جاتی تھی۔ آج اسی طرح نقض امن کی وبا پھیلی ہوئی ہے مگر مقامی حکومت اس حقیقت کو غالباً بمنزلہ وہم خیال کرتی ہے نہ مشین گن ہے نہ گرفتاریاں ہیں نہ پیش بندیاں ہیں نہ خوف ہے نہ اندیشہ ہے۔ واہ کیا حسن انتظام ہے۔

نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز۔ دستور ... ڈاک خانے کے مربیوں کو جو ... نافذ کر دیا (۱) ایک پیسے میں تین خطوں کی رسید ڈاک خانہ سے مل جاتی تھی سنتے ہیں کہ اب دو پیسے صرف کرنے ہوں گے۔

(۲) وی پی کی رجسٹری ضروری قرار دے دی گئی ... مگر اب ... ڈاک خانہ کی ... ہو کہ ... زیادہ وی پی روکا نہ جائے ... وی پی نہ بھیجے مگر بعض ... بہتر ہے جناب آپ ... فضول ... پرست ... کی طرف سے مستثنیٰ رہیے۔ (۳) ... خط کے لفافہ ...

ایک آنہ فی لفافہ کے حساب سے لیتے تھے۔ اب اس پر بھی ایک پائی کا اضافہ ہو گیا۔ بیچارے غریب ... انھیں لفافہ بنانے کا فن ... پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔

ابوالعلا معری عرب کا مشہور شاعر تھا ... ایک روز کسی لڑکے نے ... اور ... یہ شعر تمہارا ہی ہے ؎

وانی وان کنت الاخیر زمانہ
لآت بما لم تستطعہ الاوائل

... اگرچہ ... ہوں مگر میں وہ ... اگلے زمانے والے ... لڑکے نے کہا اگلوں نے حروف تہجی ۲۹ قرار دیے ہیں کیا تم ان پر ایک حرف بڑھا سکتے ہو؟ شاعر چپ ہو گیا ... کہلا ... باتیں نہیں کرتا ... کچھ دنوں بعد مر گیا۔

ہمارے گاندھی جی نے ... حرف بڑھایا ... ناقدرانی ... شاعر بھی خدا کے فضل سے زندہ ہے اور سبق پڑھنے والے بھی ... مر گیا کون؟ ابھی ...

کچہریوں کی لیٹ۔ ... برس ہوئے ... کچہریاں ... سرکاری ملازموں کی ... بدولت ... بات کہ اب بھی ہمارے صوبے کی ... قانون ساز ... غفلت سے ... وقت ... ٹھاکر ... نے کچہریوں کی ... مسئلہ کونسل میں ... الزام ... غیر قانونی ... ٹھاکر صاحب کا دل ... غفلت ... بعض حالات میں غفلت ...

ایسی ہی ایک ... حاکم صاحب ... کی ... ہوتی ... کام غلطی سے پاک نہ ہو سکتا تھا ... جس عنوان پر ... ڈال لیا ... استاد ... ؎

خطائے بزرگاں گرفتن خطاست

... کبھی ... حاکم ... رہتا ہے ... حاکم ... اپنے ... کے شاگرد ہیں ... یاد رہنا چاہیے ... ہم ... کی حمایت تسلیم کرلی ... عنوان اصلاح کا قائم ...

کسی ... انجمن تجارت میں ایک صاحب نے ... ہندوستان کو ... جاپان ... ہندوستانی ... صنعت ... جاپان سے شکایت کرنی ... ہندوستانی تجارت و صنعت کو پامال کردیا ... ہم ... جاپان ... جرم ...

... ہندوستانی مصنوعات ... کی مصنوعات نے ... اور ... میدان صاف ... ہندوستان تجارتی ... جاپان ... جاپانی مال کے بائیکاٹ کی تجویز میں بھی ... کیوں ... کیا کہنا۔

**ایک مسئلہ اور بھی قابل غور ... ** وکیل بیرسٹر مجرم ... قانونی غلطی ... قانونی فائدہ سے مستفید کرنے کے لئے وجود میں آئے ہیں۔ مگر ہندوستان میں اکثر وکیل یہ جانتے ہیں کہ ... اصل مجرم ہے پھر بھی سعی کرتے ہیں کہ وہ قانونی سزا سے بچ جائے۔ یہ وکالت نہیں بلکہ جرم کی شرکت ہے ... گواہ ... سبق ... پڑھاتے ہیں ... تبدیل ... صاحب ...

غذاے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] گرم لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اوّل کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال سنگیت کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھُرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں ۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں ۔ اسکے علاوہ دیگر شاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا ۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے ۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا ۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے ۔ قیمت پانچ روپیہ ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار ۔ ۱ ۔ ... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ